وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ (الحشر ۵۹:۷)

(اور تمھیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو،
یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔)

سنتِ فجر۔ فضائل و احکام

ابو صادق عاشق علی اثری

جنرل سکریٹری

ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، جوگابائی، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

سی-۱۰۷، ابوالفضل انکلیو۲، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِO (الحشر۵۹:۷)

(اور تمھیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔)

سنتِ فجر- فضائل واحکام

ابو صادق عاشق علی اثری

جنرل سکریٹری

ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، جوگابائی، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

سی-۱۰۷، ابوالفضل انکلیو۲، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

سلسلۂ مطبوعات (۴)

کتاب کا نام	:	سنت فجر - فضائل واحکام
مؤلف کا نام	:	ابوصادق عاشق علی اثری
صفحات	:	۴۰
کمپوزنگ	:	عطاء الرحمٰن سلفی
تعداد	:	۱۱۰۰
سن طباعت	:	رمضان ۱۴۲۸ھ - ستمبر ۲۰۰۷ء
مطبع	:	

برائے ایصالِ ثواب

والدینِ مؤلف رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَ غفرَ لَهُمَا

مفت ملنے کے پتے:

۱۔ سی-۱۰۷، ابوالفضل انکلیو۲، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

۲۔ ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، ۴ جوگا بائی، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَ بَعْدُ

کوئی بھی عمل خواہ کتنا عظیم الشان کیوں نہ ہوں، بغیر ''اخلاص'' اور ''اتباع سنت'' کے بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ہوسکتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البينة ٥:٩٨)

''ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔''

اور انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابۂ کرام -رضوان اللہ علیہم اجمعین- کی ایک تین نفری جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال معلوم کرنے کے لیے آئی۔ جب انھیں آپ کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انھوں نے اتنی عبادت کو کم سمجھا، اور آپس میں کہا کہ بھلا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ تک کہاں پہنچ سکتے ہیں؟ جب کہ آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر صلاۃ ہی پڑھتا رہوں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ صوم (روزہ) رکھوں گا اور کبھی صوم توڑوں گا نہیں۔ اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمھیں لوگوں نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ سنو! اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں، لیکن میں صوم بھی رکھتا ہوں اور کبھی صوم نہیں رکھتا ہوں اور صلاۃ

(تہجد) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ (یاد رکھو!) جو میرے طریقہ سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: النکاح ۶۷ باب ارقم ۵۰۶۳، صحیح مسلم: النکاح ۱۶باب ارقم ۵-۱۴۰۱)

چوں کہ دیگر عبادات کی طرح سنن ونوافل کی ادائیگی میں بھی ہمارے بعض بھائی طریقۂ نبوی کے خلاف عمل کرتے ہیں اس لیے "سنت فجر" کے فضائل، احکام اور مسائل کے سلسلہ میں یہ کتابچہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ امید ہے کہ اس کی روشنی میں ہم سب اپنی اصلاح کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے انعام واکرام کے مستحق بنیں گے۔

اس کتابچہ میں اگر کوئی خوبی اور اچھائی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور نقص اور خامی میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اہل علم و دانش سے گزارش ہے کہ وہ لغزشات قلم سے اس ناچیز کو آگاہ کرنے کی زحمت فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں ان کی اصلاح کی جاسکے، اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اجر اور بندہ کے یہاں شکر کے مستحق ہوں گے۔ اِن شاء اللہ

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اسے پڑھ کر اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچانے کی زحمت کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر خدمت کو شرف قبولیت بخشے اور اسے تمام مسلمانوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے اور ناچیز، ناچیز کے والدین، اساتذہ اور متعلقین و معاونین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا وَ رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ .

خادم سنت نبوی، راجی رحمت باری
ابوصادق عاشق علی اثری

نئ دہلی
۴ر رمضان ۱۴۲۸ھ - ۱۷ر ستمبر ۲۰۰۷ء

بسم الله الرحمن الرحيم

خطبة الحاجة

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝
(آل عمران ۳:۱۰۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْراً وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝ (النساء ۴:۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝ (الأحزاب ۳۳:۷۰-۷۱)

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِيْ النَّارِ.

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے خاص ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد -صلی اللہ علیہ وسلم- اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔ (آل عمران ۳:۱۰۲)

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ (النساء ۴:۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے کام سنوار دے اور تمھارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔ (الاحزاب ۳۳:۷۰-۷۱)

حمد وشہادت کے بعد:

یقیناً سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور سب سے اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور سب سے برے کام بدعتیں ہیں اور دین میں نکالا گیا ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

سنن ونوافل کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔ اسی رحمت ومہربانی کی بناء پر اس نے اپنے بندوں کو جہاں فرائض و واجبات کا مکلّف بنایا وہیں ان کی طرف سے فرائض میں واقع ہونے والی کمی کی تلافی اور ان کے درجات کی بلندی اور غلطیوں اور کوتاہیوں کی بخشش کے لیے سنن ونوافل کو بھی مشروع قرار دیا۔

چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ، فَقَدْ أَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ، وَ إِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ

شَیْئٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا، هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَیُکَمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ، ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِکَ. (۱)

''قیامت کے دن بندہ کے اعمال میں سے سب سے پہلے صلاۃ کا حساب ہوگا، اگر اس کا معاملہ درست ہوا تو وہ کامیاب وکامراں ہوگا اور اگر خراب ہوا تو وہ سراسر گھاٹے اور نقصان میں ہوگا اور اگر اس کے فرض میں کچھ کمی ہوگی تو اللہ عزوجل (فرشتوں سے) فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندہ کے پاس کچھ نفل ہے؟ جس سے اس کے فرض کی کمی پوری کردی جائے، پھر اس کے بقیہ اعمال کا اسی کے اعتبار سے حساب ہوگا۔''

ان ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث قدسی میں) فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْئٍ أَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ، وَ مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ، فَاِذَا أَحْبَبْتُهُ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ، وَ بَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَ یَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا، وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا، وَ اِنْ سَأَلَنِیْ أَعْطَیْتُهُ وَ لَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَأُعِیْذَنَّهُ. (۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرے، یقیناً میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرے بندہ کا میرے عائد کردہ فرائض کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے، اور میرا بندہ (مزید)

۱۔ صحیح: صحیح سنن أبی داؤد للألبانی: الصلاۃ۲ باب قول النبی ﷺ ''کل صلاۃ لا یتمها صاحبها تتم من تطوعه'' ۱۴۹ رقم ۸۶۴، صحیح سنن الترمذی للألبانی: الصلاۃ ۲ باب ما جاء أن أول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلاۃ ۱۹۳ رقم ۴۱۳، صحیح سنن النسائی للألبانی: الصلاۃ۵ باب المحاسبة علی الصلاۃ ۹ رقم ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، صحیح سنن ابن ماجه للألبانی: إقامة الصلاۃ ۵ باب ما جاء فی أول ما یحاسب به العبد الصلاۃ ۲۰۲ رقم ۱۱۷۲-۱۴۲۵۔

۲۔ صحیح بخاری: الرقاق ۸۱ باب التواضع ۳۸ رقم ۶۵۰۲۔

نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو میں اسے وہ دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے (کسی چیز سے) پناہ مانگے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔''

اور ربیعہ بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ: أَوَ غَيْرَ ذٰلِکَ، فَقُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّيْ عَلَى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. (۱)

''تو مانگ، میں نے کہا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ کیا اس کے علاوہ کوئی سوال ہے؟ میں نے عرض کیا، بس یہی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم کثرت سجود (نوافل) سے میری مدد کرو۔''

اللہ تعالیٰ کی مہربانی میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمام انسانوں اور جنوں کو راہ حق اور صراط مستقیم دکھانے کے لیے رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آخری نبی اور رسول بنا کر دنیا میں بھیجا اور آپ کی ذات گرامی کو ساری انسانیت کے لیے ''اسوۂ حسنہ'' یعنی بہترین نمونۂ عمل بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاکم وکاست اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اور امت کے ساتھ پوری خیر خواہی کرتے ہوئے ان کی دنیوی اور اخروی کامیابی کی ضامن تمام چیزوں کی نشاندہی فرمائی اور انہیں دنیا و آخرت میں گھاٹا اور نقصان پہنچانے والی ساری چیزوں سے آگاہ کیا، اس طرح زندگی کے تمام گوشوں کو اپنی قولی، فعلی اور تقریری حدیثوں سے نہایت واضح اور روشن کیا، صلوات خمسہ باجماعت کی پابندی کے ساتھ سنن اور نوافل کا اہتمام کیا اور سچے محبان رسول اور شیدائیان اسلام کو صلوات (خواہ فرائض ہوں یا سنن ونوافل) کی ادائیگی کا طریقہ بتایا اور:

۱۔ صحیح مسلم: الصلاۃ ۴۳ باب فضل السجود و الحث علیہ ۴۳ رقم ۴۸۹۔

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. (۱)

''تم اسی طرح صلاۃ ادا کرو جس طرح تم نے مجھے صلاۃ ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فرما کر اپنے اسی طریقہ پر صلوات کی ادائیگی کا حکم دیا۔

اسی طرح حج کا مکمل طریقہ عملی طور پر دکھا کر:

لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ (۲)

''تم اپنے حج اور قربانی کے احکام سیکھ لو۔''

کے ذریعہ اپنے اسی طریقہ پر حج ادا کرنے کا حکم دیا۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ واضح پیغام ملتا ہے کہ مسلمان کی صلاۃ، زکاۃ، صوم، حج اور قربانی غرضیکہ تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ کے یہاں اسی صورت میں قبولیت کے درجہ تک پہنچ سکتی ہیں جب کہ ہم ان میں اخلاص کے ساتھ ''اسوۂ کامل'' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا مکمل اتباع کریں اور اپنی عبادات رسول اللہ ﷺ کے اسوہ اور طور وطریقہ کے مطابق انجام دیں۔

ہمارے بہت سے بھائی جو حقیقت میں سنت رسول کے شیدائی اور محبتِ رسول سے سرشار ہوتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنتوں اور آپ کے صحیح طریقوں سے واقفیت اور جانکاری نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی عبادتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور اسوہ کے خلاف کر ڈالتے ہیں، جس کی وجہ سے اجر وثواب کے بجائے خطرہ ہے کہ مخالفتِ سنت کے مرتکب ہونے کی وجہ سے ان کی وہ عبادتیں رائیگاں اور بے کار نہ ہوجائیں۔ اسی قسم کی عبادتوں میں سے ''سنتِ فجر'' کا معاملہ بھی ہے۔ جس میں لوگ افراط اور تفریط کے شکار ہیں۔ اس لیے درج ذیل سطور میں ہم ''سنتِ فجر'' کے فضائل اور

۱۔ صحیح بخاری: الأدب ۷۸ باب رحمة الناس و البهائم ۲۷ رقم ۶۰۰۸ و الأذان ۱۰ باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة و الإقامة ۱۸ رقم ۶۳۱۔

۲۔ صحیح مسلم: الحج ۱۵ باب استحباب رمی جمرة العقبة یوم النحر راكبا ۵۱ رقم ۳۱۰-۱۲۹۷، صحیح سنن أبی داؤد: المناسک ۵ باب فی رمی الجمار ۷۸ رقم ۱۹۷۰، صحیح سنن النسائی: مناسک الحج ۳۴ باب الركوب إلى الجمار و استظلال المحرم ۲۲۰ رقم ۳۰۶۲۔

اس کے احکام و مسائل کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی روشنی میں محبان رسول کی رہنمائی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ محبتِ رسول کا دعویدار ہر مسلمان اسی کے مطابق اپنے سنن و فرائض کا اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن سکے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ (آل عمران ۳:۱۳۲)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

سنت فجر کی اہمیت و فضیلت:

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

حَفِظْتُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ عَشَرَ رَکْعَاتٍ، رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا، وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِهٖ. وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ بَیْتِهٖ، وَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ. (۱)

''میں نے نبی ﷺ سے دس رکعتیں یاد رکھیں: ظہر سے پہلے دو رکعتیں، اور اس کے بعد دو رکعتیں، اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں، اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں، اور صلاۃ صبح (فجر) سے پہلے دو رکعتیں۔''

☆ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ لِلّٰهِ کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً تَطَوُّعًا، غَیْرَ فَرِیْضَةٍ، إِلَّا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ. (۲)

''جو مسلمان بندہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لیے فرض کے علاوہ بارہ رکعت نفل پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

۱۔ صحیح بخاری: التهجد ۱۹باب الرکعتین قبل الظهر ۳۴ رقم ۱۱۸۰۔

۲۔ صحیح مسلم: صلاة المسافرین ۲ باب فضل سنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بیان عددهن ۱۵رقم ۱۰۳-۷۲۸۔

☆ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. (۱)

''نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔''

☆ اور یہی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ، وَ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَ يْنِ، وَ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا. (۲)

''نبی ﷺ نے صلاۃ عشاء پڑھی، پھر آٹھ رکعتیں (تہجد) پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں اور دو رکعتیں دونوں اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان پڑھیں، اور ان دونوں رکعتوں (سنت فجر) کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔''

☆ ان ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (۳)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں (سنتوں) کی جتنی زیادہ محافظت اور مداومت کرتے تھے، اتنی کسی اور سنت یا نفل کی نہیں کرتے تھے۔''

۱۔ صحیح بخاری: التہجد ۱۹، باب الرکعتان قبل الظهر ۳۴ رقم ۱۱۸۲، صحيح سنن أبي داؤد: الصلاة ۲ باب تفريع أبواب التطوع و ركعات السنة ۲۹۰ رقم ۱۲۵۳، صحيح سنن النسائي: قيام الليل و تطوع النهار ۲۰، باب المحافظة على الركعتين قبل الفجر ۵۶ رقم ۱۷۵۶ و ۱۷۵۷، مسند أحمد ۶/۶۳ و ۱۴۸۔

۲۔ صحیح بخاری: التہجد ۱۹ باب المداومة على ركعتي الفجر ۲۲، رقم ۱۱۵۹، صحيح سنن أبي داؤد: الصلاة ۲ باب في صلاة الليل ۳۱۶ رقم ۱۳۶۱، مسند أحمد ۶/۱۵۴۔

۳۔ صحیح بخاری: التہجد ۱۹ باب تعاهد ركعتي الفجر و من سماهما تطوعا ۲۷ رقم ۱۱۶۹، صحيح مسلم: صلاة المسافرين و قصرها ۶ باب استحباب ركعتي سنة الفجر ۱۴، رقم ۹۴-۷۲۴۔ صحيح سنن أبي داؤد: الصلاة ۲ باب ركعتي الفجر ۲۹۱ رقم ۱۲۵۴، مسند أحمد ۶/۴۳۔

☆ ان ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا. (۱)

''فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) دنیا اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہیں۔''

☆ یہی عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے طلوع فجر کے وقت کی دونوں رکعتوں کے بارے میں فرمایا:

لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. (۲)

''یہ دونوں (رکعتیں) مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔''

صلاۃ فجر سے پہلے کی ان دو رکعتوں (سنتوں) کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خلوت وجلوت اور سفر وحضر کسی بھی حال میں نہیں چھوڑتے تھے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ قَطُّ سِرًّا وَ لَا عَلَانِيَةً: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. (۳)

''دو صلاتیں ایسی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی نہیں چھوڑا، نہ خلوت میں نہ جلوت میں، فجر سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کے بعد دو رکعتیں۔''

۱۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين ٦ باب استحباب ركعتي سنة الفجر ۱۴ رقم ۹۶-۷۲۵، صحيح سنن الترمذى: مواقيت الصلاة ۲، باب ما جاء فى ركعتي الفجر من الفضل ۱۹۵ رقم ۴۱٦، صحيح سنن النسائى: قيام الليل و تطوع النهار ۲۰، باب المحافظة على الركعتين قبل الفجر ۵٦ رقم ۱۷۵۸۔

۲۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين ٦ باب استحباب ركعتي سنة الفجر ۱۴ رقم ۹۷-۷۲۵، مسند أحمد ٦/۵۰۔

۳۔ صحيح بخارى: مواقيت الصلاة ۹ باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها ۳۳ رقم ۵۹۲، صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين ٦ باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبى صلى الله عليه وسلم بعد العصر ۵۴ رقم ۳۰۰-۸۳۵۔ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

سنت فجر کی ادائیگی کا وقت:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا:

حَفِظْتُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ، عَشَرَ رَكْعَاتٍ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَيْتِهٖ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ بَيْتِهٖ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ. (١)

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھیں: ظہر سے پہلے دو رکعتیں اوراس کے بعد دو رکعتیں، اور مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں، اور عشاء کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور صلاۃ صبح (فجر) سے پہلے دو رکعتیں۔''

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَ بَدَا الصُّبْحُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ. (٢)

''جب موذن صلاۃ فجر کی اذان سے فارغ ہوکر خاموش ہوجاتا اور صبح صادق ظاہر ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔''

اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ، وَ يُخَفِّفُهُمَا. (٣)

١۔ صحيح بخاری: التهجد ١٩باب الركعتان قبل الظهر ٣٤رقم ١١٨٠۔

٢۔ صحيح بخاری: الأذان ١٠باب الأذان بعد الفجر ١٢ رقم ٦١٨،صحيح مسلم: صلاة المسافرين و قصرها ٦، باب استحباب ركعتی سنة الفجر ١٤ رقم ٨٧-٧٢٣، صحيح سنن ابن ماجه: إقامة الصلاة ٥، باب ما جاء فی الركعتين قبل الفجر ١٠١رقم ٩٤٠-١١٤٥۔

٣۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين و قصرها ٦، باب استحباب ركعتی سنة الفجر ١٤رقم ٩٠-٧٢٤۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سنتے تو فجر کی دو ہلکی رکعتیں (سنتیں) پڑھتے تھے۔''

اوران ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، بَيْنَ النِّدَاءِ وَ الإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. (۱)

''بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور صلاۃ صبح (فجر) کی اقامت کے درمیان دو رکعتیں (سنتیں) پڑھتے تھے۔''

ان صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سنت فجر صبح صادق کے بعد اذان اور صلاۃ فجر کی اقامت کے درمیان پڑھنی چاہیے، اس سنت کی ادائیگی کا اصل اور مسنون وقت یہی ہے۔

سنت فجر کی ادائیگی کا طریقہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنت ہلکی اور مختصر پڑھتے تھے، جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ؟ (۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے والی دونوں رکعتیں (سنت فجر) بہت ہلکی پڑھتے تھے، یہاں تک کہ میں سوچتی تھی کہ آیا آپ نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں؟''

۱۔ صحيح بخاری: الأذان ۱۰، باب الأذان بعد الفجر ۱۲ رقم ۶۱۹، صحيح مسلم: صلاة المسافرين و قصرها ۶، باب استحباب ركعتی سنة الفجر ۱۴ رقم ۹۱-۷۲۴، مسند أحمد ۲۸۵/۶۔

۲۔ صحيح بخاری: التهجد ۱۹ باب ما يقرأ فی ركعتی الفجر ۲۸ رقم ۱۱۷۱، صحيح مسلم: صلاة المسافرين ۶، باب استحباب ركعتی سنة الفجر ۱۴ رقم ۹۲-۷۲۴۔

اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، لاَ يُصَلِّىْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. (۱)

''جب صبح صادق طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔''

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾. (۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں ''قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' (پہلی رکعت میں) اور ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (دوسری رکعت میں) پڑھتے تھے۔''

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ اَلآيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ (۲:۱۳۶) وَ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران ۳:۵۲) (۳)

''رسول اللہ ﷺ فجر کی دونوں رکعتوں میں سے پہلی میں ''قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا'' اور دوسری میں ''اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ'' پڑھتے تھے۔''

اور یہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ وَ الَّتِيْ فِيْ آلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ

۱۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين ۶ باب استحباب ركعتي الفجر ۱۴ رقم ۸۸-۷۲۳۔

۲۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين ۶ باب استحباب ركعتي سنة الفجر ۱۴ رقم ۹۸-۷۲۶۔

۳۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين ۶ باب استحباب ركعتي سنة الفجر ۱۴ رقم ۹۹-۷۲۷۔

سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ﴾ (۳:٦٤)(۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت فجر کی پہلی رکعت میں ''قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا'' اور دوسری رکعت میں آل عمران کی آیت 'تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ'' پڑھتے تھے۔''

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سنتِ فجر ہلکی پڑھنی چاہیے۔

سنت فجر کے بعد تھوڑی دیر لیٹنا مستحب ہے:

فجر کی سنت پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر دائیں پہلو پر لیٹنا مستحب ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے:

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.(۲)

''جب موذن صلاۃ فجر کی اذان سے فارغ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ فجر سے پہلے، صبح صادق کے اچھی طرح واضح ہو جانے کے بعد دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔''

☆ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ.(۳)

۱۔ صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین ٦ باب استحباب رکعتی سنة الفجر ۱۴ رقم ۱۰۰-۷۲۷۔

۲۔ صحیح بخاری: الأذان ۱۰ باب من انتظر الإقامة ۱۵ رقم ٦۲٦، صحیح مسلم: صلاة المسافر و قصرها ٦ باب صلاة الليل و عدد رکعات النبی صلی الله علیه وسلم فی اللیل..... ۱۷ رقم ۱۲۲-۷۳٦۔

۳۔ صحیح: صحیح سنن ترمذی: الصلاة ۲ باب ما جاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر ۱۹۹ رقم ۴۲۰، صحیح سنن أبی داؤد: الصلاة ۲ باب الاضطجاع بعدها ۲۹۳ رقم ۱۲٦۱، مسند احمد ۲/۴۱۵۔

''جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ لے تو چاہئے کہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔''

اقامت شروع ہونے کے بعد کوئی بھی سنت یا نفل پڑھنا ممنوع ہے:

مؤذن کے اقامت شروع کرنے کے بعد کوئی بھی نفل یا سنت صلاۃ ادا کرنا منع ہے، خواہ فجر کی سنت ہو یا ظہر کی یا کوئی عام نفل ہو، چاہے صفوں کے بیچ میں پڑھے یا صفوں سے باہر، امام کے ساتھ رکعت پانے کا یقین ہو یا نہ ہو، جیسا کہ ابوہریرہ، عبداللہ بن مالک ابن بحینہ، عبداللہ بن سرجس، عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک، زید بن ثابت، ابوموسی اشعری، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایتوں سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فَلا صَلاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. (۱)

''جب جماعت کھڑی ہوجائے تو فرض کے سوا کوئی صلاۃ جائز نہیں ہے۔''

☆ اورعبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ، وَ قَدْ أُقِيمَتْ صَلاةُ الصُّبحِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْئٍ، لا نَدْرِيْ مَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحطْنَا نَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ

۱۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين و قصرها ٦ باب كراهة الشروع فى نافلة بعد شروع المؤذن ٩ رقم ٦٣-٧١٠، صحيح سنن أبى داؤد: الصلاة ٢ باب إذا أدرک الإمام و لم يصل ركعتي الفجر ٢٩٤ رقم ١٢٦٦، صحيح سنن الترمذى: الصلاة ٢ باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة ٢٠٠، رقم ٤٢١، صحيح سنن النسائى: الإمامة ١٠، باب ما يكره من الصلاة عند الإقامة ٦٠ رقم ٨٦٤ و ٨٦٥، صحيح سنن ابن ماجه: إقامة الصلاة ٥ باب ما جاء فى إذا أقيمت الصلوة فلاصلاة إلا المكتوبة ١٠٣ رقم ٩٤٥-١١٥١۔

لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ: قَالَ لِیْ: یُوْشِکُ أَنْ یُصَلِّیَ أَحَدُکُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا. (۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو صلاۃ ادا کر رہا تھا، جب کہ صلاۃ صبح کی اقامت ہو چکی تھی۔ (جماعت کھڑی ہو گئی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بات کی جسے ہم نہیں سمجھ سکے۔ صلاۃ سے فارغ ہو کر ہم لوگوں نے اسے گھیر لیا اور پوچھا کہ تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ قریب ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کی صلاۃ چار رکعت پڑھے۔''

☆ اور صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ رَأٰی رَجُلًا وَ قَدْ أُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ، یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَاثَ بِہِ النَّاسُ، وَ قَالَ لَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا، آلصُّبْحَ أَرْبَعًا. (۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو رکعت (سنت) پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ اقامت ہو چکی تھی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس آدمی کو گھیر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تو صبح کی صلاۃ (صلاۃ فجر) چار رکعت پڑھتا ہے؟ کیا تو صبح کی صلاۃ چار رکعت پڑھتا ہے؟''

☆ اور عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاۃِ

۱۔ صحیح بخاری: الأذان ۱۰باب إذا أقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ إلا المکتوبۃ ۳۸رقم ۶۶۳ باختصار، صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین ۹ باب کراھیۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن ۹رقم ۶۵-۷۱۱، صحیح سنن النسائی: الإمامۃ ۱۰باب ما یکرہ من الصلاۃ عند الإقامۃ ۶۰ رقم ۸۲۶۔

۲۔ صحیح بخاری، الأذان ۱۰باب إذا أقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ إلا المکتوبۃ ۳۸ رقم ۶۶۳۔

الْغَدَاةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا فُلَانُ: بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ؟ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ؟ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا؟ (۱)

''ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ فجر پڑھا رہے تھے، اسی حال میں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور مسجد کے ایک کنارے دو رکعت پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوگیا، سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے فلاں! تو نے دونوں صلاتوں میں سے کس کا اعتبار کیا؟ جو تو نے تنہا پڑھی ہے یا جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟''

☆ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ لَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (۲)

''جب اقامت کہہ دی جائے تو فرض کے سوا کوئی صلاۃ نہیں ہے۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) فجر کی سنت بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: فجر کی سنت بھی نہیں۔''

ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اقامت شروع ہوجانے کے بعد کوئی بھی نفل یا سنت پڑھنا منع ہے، چاہے فجر کی سنت ہو یا ظہر کی، یا عام نفل ہو۔ اس میں امام کے ساتھ ایک رکعت پانے کی یا صف سے ہٹ کر الگ پڑھنے کی شرط لگا کر جماعت ہوتے ہوئے سنت پڑھنے کی اجازت دینا حدیثِ رسول اور طریقۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۔ صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین ٦ باب کراهية الشروع فی نافلة بعد شروع المؤذن ٩ رقم ٦٧-٧١٢، صحیح سنن النسائی: الإمامة ١٠ باب فیمن یصلی رکعتی الفجر و الإمام فی الصلاة ٦١ رقم ٨٦٧۔

۲۔ حسن: السنن الکبری للبیهقی مع الجوهر النقی لابن الترکمانی ٤٨٣/٢، الکامل لابن عدی ٢٤٦/٧، حافظ ابن حجر اور امام زرقانی وغیرہم رحمہم اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے: فتح الباری: الأذان ١٠ باب إذا أقیمت الصلاة فلا صلاة إلا المکتوبة، شرح الزرقانی علی موطأ الإمام مالک ٢٦٢/١۔

سراسر خلاف ہے۔ حدیث صحیح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کے بعد مطلق طور پر سنت اور نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو مذکورہ بالا صحیح احادیث سے معلوم ہوا، اقامت کے بعد سنت یا نفل پڑھنا یا امام کی اقتدا سے الگ کوئی بھی صلاۃ ادا کرنا کسی بھی تاویل یا عذر کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

ہم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کو بجالانے اور منہیات کو چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الحشر:۷)

’’اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔‘‘

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین بنیادی باتوں کا حکم دیا ہے:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے تمام فرمودات وارشادات کو خواہ قولی ہوں یا فعلی یا تقریری اپنانا۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ تمام چیزوں سے رکنا۔

۳۔ ان مامورات ومنہیات کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔

ان تین باتوں کا حکم دینے کے بعد آیت کے آخری حصہ میں اللہ جبار وقہار نے ان احکام الٰہیہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت عذاب کی دھمکی دی ہے۔

اسی لیے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (م۱۷۹ھ) فرمایا کرتے تھے:

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ هُوَ مَأْخُوْذٌ مِنْ قَوْلِهٖ وَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (۱)

’’رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی ہر بات قبول کی جائے، بلکہ ہر شخص کی بعض باتیں قبول کی جائیں گی اور بعض باتیں رد کردی جائیں گی۔‘‘

۱۔ حجة الله البالغة ۱/۱۵۱، مختصر المؤمل لأبي شامه ص۲۶ رقم ۱۶۰، الإنصاف ص۲۹، زوابع في وجه السنة قديما و حديثا للشيخ صلاح الدين مقبول احمد ص۲۲۰۔

مطلب بالکل واضح ہے کہ جو باتیں قرآن مجید اور صحیح احادیث کے مطابق ہوں گی وہ قبول ہوں گی اور جو باتیں ان کے خلاف ہوں گی وہ مردود ہوں گی۔

جو شخص سنتِ فجر فرض سے پہلے نہ پڑھ سکے وہ کب پڑھے؟:

مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوا کہ سنت فجر کی ادائیگی کا اصل وقت فرض سے پہلے ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ فرض کی جماعت ہوتے ہوئے کوئی بھی سنت یا نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔ خواہ فجر کی سنت ہو یا کسی اور وقت کی سنت، یا عام نفل ہو۔

لیکن یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجبوری اور عذر کی بنا پر فرض سے پہلے فجر کی سنت نہ پڑھ سکے تو وہ کیا کرے؟ اور پڑھے تو کب پڑھے؟

اس کا جواب ہمیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث سے ملتا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۱)

''جو شخص فجر کی دونوں رکعتیں (سنت) نہ پڑھ سکے اسے سورج نکلنے کے بعد پڑھ لینا چاہئے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سورج نکلنے کے بعد سنت فجر کی قضا کی ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

۱۔ صحیح: صحیح سنن الترمذی: الصلاۃ ۲ باب ما جاء فی إعادتهما بعد طلوع الشمس ۲۰۲ رقم ۴۲۳، سنن الدارقطنی: الصلاۃ ۱/۳۸۳، باب قضاء الصلاۃ بعد وقتها و من دخل فی صلاۃ فخرج وقتها قبل تمامها ۲۰ رقم ۱۴۲۱، السنن الکبری للبیهقی: الصلاۃ باب من أجاز قضاء هما بعد طلوع الشمس إلی أن تقام الظهر ۲/۴۸۴، المستدرک للحاکم: الصلاۃ ۱/۴۰۸ رقم ۱۰۱۵-۳۴۲، الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبانؒ للأمیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی: الصلاۃ ۹ باب النوافل ۱۹ رقم ۲۴۷۲، سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی: رقم ۲۳۶۱، صحیح الجامع رقم ۶۵۴۲

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ. (۱)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتیں سو جانے کی وجہ سے نہیں پڑھ سکے تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد ان دونوں کی قضا کی۔''

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص فجر کی سنت فرض سے پہلے نہ پڑھ سکے تو اسے سورج نکلنے کے بعد اس کی قضا کر لینی چاہئے۔

اور درج ذیل حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے بھی اس کی قضا کی جا سکتی ہے جیسا کہ قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهَا، فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صلاۃ صبح (فجر) کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلاۃ صبح دو رکعت ہے۔ اس پر اس آدمی نے جواب دیا کہ میں نے اس سے (فجر سے) پہلے والی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، اس لیے انہیں اب پڑھی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔''

۱۔ صحیح: صحیح سنن ابن ماجہ: إقامة الصلاة و السنة فيها ۵ باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيهما ۱۰۴ رقم ۹۵۵-۱۱۶۶۔

۲۔ صحیح: صحیح سنن أبی داؤد: الصلاة ۲ باب من فاتته، متى يقضيها ۲۹۵، رقم ۱۲۶۷، صحیح سنن الترمذی: الصلاة ۲ باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر يصليهما بعد صلاة الفجر ۲۰۱ رقم ۴۲۲، اس میں ''فسکت'' کے بجائے ''فلا إذن'' کا ٹکڑا ہے جس کے معنی ہیں ''تب کوئی حرج نہیں ہے۔'' صحیح سنن ابن ماجہ: إقامة الصلاة و السنة فيها ۵ باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيهما ۱۰۴ رقم ۹۴۸-۱۱۵۴، مسند أحمد ۵/۴۴۷۔ علاوہ ازیں یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ، سنن دارقطنی، سنن کبریٰ بیہقی، مستدرک حاکم، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں بھی ہے۔

سنن رواتب کی قضا کا حکم:

مذکورہ بالا قولی، فعلی اور تقریری تینوں قسم کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اگر سنت فجر وقت پر نہ پڑھی جاسکے تو سورج نکلنے کے بعد یا صلاۃ فجر کے بعد اس کی قضا کر لینی چاہیے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سنن رواتب (سنن مؤکدات) کا اتنا اہتمام کرتے تھے کہ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی سنت وقت پر چھوٹ جاتی تو بعد میں اس کی قضا کرتے تھے، جیسا کہ درج ذیل احادیث اس پر شاہد عدل ہیں:

سنت فجر کی قضا:

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ، قَالَ: فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ. (۱)

''ایک رات ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرام کرنے کے لیے آخری رات میں اترے اور سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاگ سکے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے اونٹ کی نکیل پکڑ لے، کیوں کہ اس جگہ شیطان ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا، یعنی اس میدان سے نکل گئے، تو آپ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، پھر دو رکعت (سنت فجر) پڑھی، پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے صلاۃ فجر پڑھائی۔''

۱۔ صحيح مسلم: المساجد و مواضع الصلاة ۵ باب قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها ۵۵ رقم ۳۱۰-۶۸۰، صحيح سنن أبي داؤد: الصلاة ۲ باب في من نام عن الصلاة أو نسيها ۱۱ رقم ۴۴۳، بروايت عمران بن حصين رضى الله عنه باختصار، صحيح سنن النسائي: المواقيت ۶ باب كيف يقضى الفائت من الصلاة ۵۵ رقم ۶۲۲۔

☆ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس میں آپ رات بھر چلتے رہے اور رات کے پچھلے پہر آرام کرنے کے لیے ٹھہرے، آگے کہتے ہیں:

فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ الشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهِ، قَالَ: فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: ارْكَبُوْا، فَرَكِبْنَا، فَسِرْنَا، حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ. ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِيْ، فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ، قَالَ: وَ بَقِيَ فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِيْ قَتَادَةَ: احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ. فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ. ثُمَّ أَذَّنَ بَلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ. (۱)

"پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ سے ہٹ گئے اور (آرام کرنے کے لیے) اپنا سر زمین پر رکھا اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری صلاۃ کا خیال رکھنا، پھر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جاگے جب کہ سورج کی کرنیں آپ کی پیٹھ پر پڑیں، پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے، اور آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ، چنانچہ ہم سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ اترے، پھر وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا، پھر آپ نے ہلکا پھلکا وضو کیا، اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنا لوٹا محفوظ رکھو کہ اس کی ایک عجیب وغریب شان ہوگی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے صلاۃ فجر کی اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (سنت) پڑھی پھر صلاۃ فجر پڑھی جیسا کہ روزانہ پڑھتے تھے۔"

۱۔ صحیح مسلم: المساجد و مواضع الصلاۃ ۵ باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ و استحباب تعجیل قضائها ۵۵ رقم ۳۱۱-۶۸۱، صحیح سنن أبی داؤد: الصلاۃ ۲ باب فی من نام عن الصلاۃ أو نسیها ا الرقم ۴۳۷۔

☆ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.(۱)

''یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور فجر کی دونوں رکعتیں (سنتیں) نہ پڑھ سکے تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد ان کی قضا کی۔''

ان صحیح حدیثوں سے رسول اللہ ﷺ سے سنت فجر کی قضا کا ثبوت ہوتا ہے۔ اور درج ذیل حدیثوں سے ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتوں کی قضا کا بھی ثبوت ہوتا ہے۔

ظہر سے پہلے کی سنتوں کی قضا:

☆ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهُ. (۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں پڑھ پاتے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھتے تھے۔

ظہر کے بعد کی سنتوں کی قضا:

کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ:

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا: اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا، وَ سَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَ قُلْ لَهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا، وَ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا، وَ قَالَ

۱۔ حدیث کا حکم اور اس کی تخریج گزر چکی ہے، ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ا ص ۱۹

۲۔ صحیح: صحیح سنن الترمذی: الصلاۃ ۲ باب ما جاء فی الرکعتین بعد الظهر ۲۰۵ رقم ۴۲۶، سنن ابن ماجه: الصلاۃ باب من فاتته الأربع قبل الظهر؟ میں بھی یہ حدیث مروی ہے، البتہ اس میں ''بعد الرکعتین'' کا اضافہ ہے۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اضافہ کو منکر قرار دیا ہے۔ دیکھئے: تمام المنة فی التعلیق علی فقه السنة ص ۲۴۱۔

ابْنُ عَبَّاسٍ: وَ كُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ. فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَ عِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ، قُوْلِيْ لَهُ: تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَ أَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ، فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهٖ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَ إِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ.(۱)

''عبداللہ بن عباس، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے کریب کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان کے پاس جا کر ہم سب کا سلام کہو اور ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو اور یہ کہو کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ ان دو رکعتوں کو پڑھتی ہیں اور یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کو اس سے باز رکھنے کے لیے مارتا تھا، کریب نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے وہ بات پوچھی جس کے لیے ان لوگوں نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ پھر میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی خبر دی، پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۔ صحیح بخاری: السهو ۲۲، باب إذا كلم و هو يصلي فأشار بيده و استمع ۸ رقم ۱۲۳۳، صحیح مسلم: صلاة المسافرين ٦ باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي ﷺ بعد العصر ۵۴ رقم ۲۹۷-۸۳۴۔

کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جس کے ساتھ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا تھا، پھر میں نے صلاۃ عصر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے ہوئے دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے آپ کے پاس لونڈی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تو آپ کے پاس کھڑی رہنا اور کہنا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ام سلمہ کہتی ہیں کہ انھوں نے آپ کو ان دونوں رکعتوں کو پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ خود ان دونوں کو پڑھ رہے ہیں؟ پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیری طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو تو پیچھے ہٹ جانا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس لونڈی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے جن کو میں نے عصر کے بعد پڑھی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قبیلۂ عبدالقیس کا ایک وفد اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کر میرے پاس آیا ان کی وجہ سے میں ظہر کے بعد والی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تو یہ وہی دونوں رکعتیں ہیں۔"

☆ اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا، وَ كَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا. (۱)

۱۔ صحيح مسلم: صلاة المسافرين ٦ باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي ﷺ بعدا لعصر ۵۴ رقم۲۹۸-۸۳۵، صحيح سنن النسائي: المواقيت٦ باب، الرخصة في الصلاة بعد العصر ۳٦ رقم۵۷۷۔

''انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ دو رکعتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے (ظہر کے بعد) پڑھتے تھے۔ پھر آپ کسی کام میں مشغول ہوگئے یا ان دونوں کو پڑھنا بھول گئے تو ان دونوں کو عصر کے بعد پڑھا، پھر (اس کے بعد) ان دونوں کو ہمیشہ پڑھتے رہے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی صلاۃ پڑھتے تو اس پر ہیشگی برتتے تھے۔''

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ سنن رواتب (سنن مؤکدات) کی اتنی اہمیت ہے کہ رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات میں کسی مجبوری اور عذر کی بنا پر کوئی سنت وقت پر نہیں پڑھ سکے تو بعد میں ان کی قضا کی۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ سببی صلاۃ جیسے تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، سنن کی قضا وغیرہ ممنوع اوقات میں بھی جائز ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ مذکورہ بالا احادیث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''فإن قيل: هذا خاص بالنبي صلى الله عليه وسلم، قلنا: الأصل الإقتداء به صلى الله عليه وسلم، و عدم التخصيص حتى يقوم دليل به، بل هنا دلالة ظاهرة على عدم التخصيص، و هي: أنه صلى الله عليه وسلم بيّن أنها سنة الظهر، و لم يقل هذا الفعل مختص بي، و سكوته ظاهر في جواز الإقتداء. (۱)

''اگر کوئی کہے کہ عصر کے بعد سنت ظہر کی قضا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ تو ہم جواب دیں گے کہ اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی ہے۔ اور اسے بغیر دلیل کے آپ کے ساتھ خاص نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہ حدیث عدم تخصیص کی دلیل ہے، کیوں کہ آپ نے صرف اتنا بتایا کہ یہ ظہر کی سنت ہے، یہ نہیں فرمایا کہ یہ میرے ساتھ خاص ہے۔ اس بات سے آپ کا خاموش رہنا آپ کی اقتدا کی صریح دلیل ہے۔''

۱۔ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج: تحقيق و تخريج شيخ خليل مأمون شيحا ۳۶۰/۶۔

البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس واقعہ کے بعد عصر کے بعد ان دونوں رکعتوں کو برابر پڑھنا آپ کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث میں صراحت ہے: ”ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا، وَ كَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.“

بیٹھ کر نوافل کی ادائیگی کا حکم:

بیٹھ کر نفل صلاۃ ادا کرنا جائز ہے البتہ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے مقابل میں بیٹھ کر پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملے گا جیسا کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ جو بواسیر کے مریض تھے کہتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ: إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَ مَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَ مَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ. (۱)

”کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے بیٹھ کر صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے، اور جو شخص بیٹھ کر صلاۃ ادا کرے اسے کھڑا ہو کر پڑھنے والے کے مقابل میں آدھا ثواب ملے گا اور جو شخص لیٹ کر صلاۃ ادا کرے اسے بیٹھ کر پڑھنے والے کے مقابل میں آدھا ثواب ملے گا۔“

ہاں اگر کوئی آدمی بیمار ہو اور اسے کھڑا ہو کر پڑھنے میں تکلیف ہو تو اسے پورا ثواب ملے گا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرة ۲:۲۸۶)

”اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔“

۱۔ صحيح بخاری: تقصير الصلاة ۱۸، باب صلاة القاعد ۱۷، رقم ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، صحيح سنن الترمذی: الصلاة ۲، باب ماجاء أن صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم ۱۶۲ رقم ۳۷۱، صحيح سنن ابن ماجه: إقامة الصلاة ۵، باب صلاة القاعد ۱۴۱، رقم ۱۰۱۶، ۱۲۳۱۔

عبادات کی قبولیت کے لیے سنت کا اتباع شرط ہے:

ہمیں امید ہے کہ ''سنت فجر'' اور دیگر سنتوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور طریقہ واضح ہو جانے کے بعد ہم سب اسی کے مطابق عمل کر کے سنت نبوی کے شیدائی ہونے کا ثبوت دیں گے اور آپ کی مخالفت سے بچیں گے، کیوں کہ یہی اہل ایمان کا شیوہ اور ان کی پہچان اور عبادتوں کی قبولیت کی شرط ہے اور یہی چیز مسلمانوں کی دنیوی واخروی فلاح وکامیابی کی ضامن ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْآ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یَخْشَ اللّٰہَ وَ یَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ o (النور ۲۴: ۵۱-۵۲)

''ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی، اس کے رسول کی فرماں برداری کریں، خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔''

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ o (النساء ۴: ۱۳)

''یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرماں برداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

ایک اور آیت میں ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا o (الأحزاب ۳۳: ۷۱)

''اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابع داری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور آپ کے فیصلے اور احکام سے دل میں تنگی محسوس کرنا کفار ومنافقین کی علامت اور فتنے اور عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر ایسے لوگوں کے ایمان کی نفی کی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بسر وچشم قبول کرنے کے بجائے اس سے اپنے دل میں حرج وتنگی محسوس کریں:

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo (النساء۴:۶۵)

''سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ آپس کے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔''

اور رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌo (النور۲۴:۶۳)

''جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔''

اور فرمایا:

وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًاo (النساء۴:۱۱۵)

''جو شخص راہِ ہدایت کے واضح ہو جانے کے باوجود بھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔''

اور فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَo (المجادلة۵۸:۲۰)

''بے شک اللہ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ (الجن ۷۲:۲۳)

''اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''

اور فرمایا:

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ نَاراً خَالِداً فِیۡهَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۞ (النساء ۴:۱۴)

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، ایسوں ہی کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنے تمام اعمال (فرائض وسنن اور مستحبات) انجام دینے کی توفیق دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بچائے۔ آمین

سنت کا مقام صحابۂ کرام اور ائمۂ سلف کی نظر میں:

مذکورہ بالا قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مسلمان کا کام صرف کتاب اللہ (قرآن) اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا ہے، اور انہیں دونوں پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی وکامرانی کا انحصار ہے، اس کے بعد مزید کسی دلیل و حجت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن سنت نبوی اور اتباع رسول کی مزید اہمیت کو اجاگر کرنے اور دلوں میں اس کی محبت کو بٹھانے کے لیے ہم ذیل میں صحابۂ کرام – رضوان اللہ علیہم اجمعین – اور ائمہ دین – رحمہم اللہ – کے

چند اقوال کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف سنت نبوی کے کس قدر شیدائی تھے؟ اور سنت کے مقابل میں کسی بڑے سے بڑے انسان کے قول و کردار کی ان کے یہاں کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔

سنت نبوی ﷺ کے بارے میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز عمل:

☆ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، وَ هُوَ يَسْأَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هِيَ حَلَالٌ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهٰى عَنْهَا، وَ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَ أَمْرَ أَبِي نَتَّبِعُ أَمْ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَلْ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

''سالم بن عبداللہ نے شام کے ایک باشندہ سے سنا، جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''حج تمتع'' کے بارے میں مسئلہ دریافت کر رہا تھا، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ حلال ہے، اس پر شامی آدمی نے کہا کہ آپ کے والد یعنی عمر رضی اللہ عنہ تو اس سے منع کرتے تھے۔ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ بتاؤ کہ اگر میرے والد منع کرتے رہے ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو تو کیا ہم اپنے باپ کے حکم کی پیروی کرنے کے پابند ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی؟ شامی آدمی نے کہا: نہیں، بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بجالانے کے پابند ہیں۔ اس پر

۱۔ صحیح الإسناد: صحیح سنن الترمذی طبع أول: الحج ۷ باب ما جاء فی التمتع ۱۲ رقم ۸۲۴، امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا جس نے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کی بنا پر سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی:

أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ، أَقُوْلُ لَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ تَقُوْلُوْنَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. (۱)

''مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہو جائے، اس لیے کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور تم اس کے مقابل میں کہتے ہو کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کہا۔''

☆ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقِيَ رَجُلًا فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَخَالَفَهُ، فَقَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: وَاللّٰهِ لَا آوَانِي وَإِيَّاكَ سَقْفُ بَيْتٍ أَبَدًا. (۲)

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے ملے اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بتائی تو اس نے اس کی مخالفت کی، اس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (ناراض ہوکر) کہا اللہ کی قسم میں تیرے ساتھ ایک گھر میں کبھی بھی نہیں رہ سکتا۔''

☆ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ. فَقَالَ فُلَانٌ: مَا أَرَى بِهٰذَا بَأْسًا يَدًا بِيَدٍ. فَقَالَ عُبَادَةُ: أَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُ: لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا، وَاللّٰهِ لَايُظِلُّنِي وَ إِيَّاكَ سَقْفٌ أَبَدًا. (۳)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم کے بدلہ دو درہم کی بیع سے منع فرمایا

۱۔ إيقاظ همم أولي الأبصار ، الوجه الثامن و الثلاثون ص ۱۵۲۔

۲۔ الرسالة للشافعي ص ۴۴۷رقم ۱۲۳۰،مفتاح الجنة ص۵۶،رقم ۱۲۶۔

۳۔ صحيح: سنن الدارمي باب تعجيل عقوبة من بلغه عن النبي ﷺ حديث فلم يعظمه و لم يوقره ۴۰، ۱۲۹/۱رقم ۴۴۳،التمهيد لابن عبدالبر ۷۶/۳-۷۷۔

ہے، تو ایک شخص نے کہا کہ اگر ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں، اس پر عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور تو کہتا ہے کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ اللہ کی قسم مجھے اور تجھے ایک چھت کبھی سایہ نہیں دے سکتی، یعنی میں تیرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔"

سنت نبوی ﷺ کے بارے میں ائمۂ دین کا موقف:

☆ امام ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَى الرَّأْسِ وَ الْعَيْنِ. (۱)

"جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث (قولی، فعلی یا تقریری) مل جائے تو سر آنکھوں پر۔"

☆ شیخ ابوعلی حسین بن یحییٰ البخاری الزندویستی الحنفی کی کتاب "روضة العلماء الزندويستيه" کے اندر "فضل صحابہ" میں ہے:

قِيْلَ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ: إِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَ كِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهُ؟ قَالَ: أُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ. فَقِيْلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهُ؟ قَالَ: أُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقِيْلَ: إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ؟ قَالَ: أُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ. (۲)

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ کوئی فتوی دیں اور اللہ کی کتاب (قرآن) اس کے خلاف ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا قول چھوڑ کر کتاب اللہ کو لے لو۔ دریافت کیا گیا کہ اگر حدیثِ رسول ﷺ آپ کے قول کے خلاف ہو؟ فرمایا

۱۔ المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي ص ۱۱۱ رقم ۴۰، إحياء العلوم للغزالي ۷۹/۱، مختصر المؤمل ص ۶۲ رقم ۱۴۷، تحفة الأنام ص ۵۴، إيقاظ الهمم ص ۷۰، مفتاح الجنة ص ۴۷ رقم ۱۷۷، زوابع في وجه السنة قديما و حديثا ص ۲۱۹۔

۲۔ تحفة الأنام ص ۳۳، إيقاظ الهمم ص ۵۰، إرشاد النقاد للأمير الصنعاني ص ۱۴۱، القول المفيد للشوكاني ص ۲۲۔

حدیثِ رسول ﷺ کے مقابل میں میرا قول چھوڑ دو۔ پوچھا گیا کہ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول آپ کے قول کے خلاف ہو؟ کہا کہ میرا قول چھوڑ کر صحابہ کا قول لے لو۔"

☆یحیی بن ضریس کہتے ہیں:

شَهِدْتُ سُفْيَانَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ:مَا تَنْقِمُ عَلَى أَبِيْ حَنِيْفَةَ؟ قَالَ: وَ مَا لَهُ؟ قَالَ:سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: آخُذُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَ لَا سُنَّةِ رَسُوْلِهِ أَخَذْتُ بِقَوْلِ أَصْحَابِهِ، آخُذُ بِقَوْلِ مَنْ شِئْتُ مِنْهُمْ وَ أَدَعُ قَوْلَ مَنْ شِئْتُ مِنْهُمْ، وَ لَا أَخْرُجُ مِنْ قَوْلِهِمْ إِلٰى قَوْلِ غَيْرِهِمْ، أَمَّا إِذَا انْتَهَى الْأَمْرُ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ الشَّعْبِيِّ وَ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَ الْحَسَنِ وَ عَطَاءٍ وَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ – وَ عَدَّدَ رِجَالًا– فَقَوْمٌ اجْتَهَدُوْا، فَأَجْتَهِدُ كَمَا اجْتَهَدُوْا. (١)

"میں سفیان کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ آپ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو کیوں ملامت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ان کی کیا بات ہے؟ انہوں نے (یحییٰ نے) کہا کہ میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں کتاب اللہ سے دلیل لوں گا اور اگر اس میں نہ پاؤں تو رسول اللہ ﷺ کی سنت (حدیث) سے اور اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دونوں میں نہ ملے تو آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے اقوال سے استدلال کروں گا، ان میں سے جس کا قول چاہوں گا لوں گا اور جس کا چاہوں گا چھوڑ دوں گا۔ ان کے اقوال اور فتاوی کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا قول نہیں لوں گا، لیکن جب معاملہ ابراہیم، شعبی، ابن سیرین، حسن، عطاء اور سعید بن مسیب رحمہم اللہ تک پہنچ جائے تو وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا ہے، لہٰذا جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا ہے اسی طرح میں بھی اجتہاد کروں گا۔"

۱۔ حسن: المدخل للبیهقی ص ۲۰۳-۲۰۴ رقم ۲۴۵، مختصر المؤمل ص ۶۳ رقم ۹۵۱، مفتاح الجنة ص ۸۳ رقم ۲۰۸، أخبار أبی حنیفة و أصحابه للقاضی أبی عبدالله حسین بن علی الضمیری ص ۱۰، مناقب أبی حنیفة للذهبی ص ۲۰-۲۱۔

☆ اور امام مالک (م ۱۷۹ھ) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطِئُ وَ أُصِيبُ، فَانْظُرُوا فِي قَوْلِيْ، فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَ السُّنَّةَ فَخُذُوا بِهِ، وَ مَا لَمْ يُوَافِقِ الْكِتَابَ وَ السُّنَّةَ فَاتْرُكُوهُ. (۱)

''میں تو صرف ایک انسان ہوں، مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے اور میں درستی کو بھی پہنچتا ہوں، لہٰذا میرے فتوی کو اچھی طرح دیکھ لو، ان میں سے جو بھی کتاب وسنت (قرآن اور حدیث) کے موافق ہو اسے لے لو، اور جو کچھ کتاب وسنت کے خلاف ہو اسے چھوڑ دو۔''

☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہتے تھے:

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ هُوَ مَأْخُوذٌ مِنْ قَوْلِهِ وَ مَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی ہر بات قبول کی جائے، بلکہ ہر شخص کی بعض باتیں قبول کی جائیں گی اور بعض باتیں رد کردی جائیں گی۔''

☆ اور امام شافعی (م ۲۰۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

إِذَا وَجَدْتُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ قَوْلِيْ، فَخُذُوا بِالسُّنَّةِ وَ دَعُوا قَوْلِيْ. (۳)

''جب تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو میرے قول وفتوی کے خلاف پاؤ تو سنت کو لے لو اور میرا قول چھوڑ دو۔''

☆ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مزید کہتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهُ سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۔ إعلام الموقعين عن رب العالمين ۷۵/۱، مختصر المؤمل ص۶۱ رقم ۱۴۳۔

۲۔ حجة الله البالغة ۱۵۷/۱، مختصر المؤمل ص۶۶ رقم ۱۶۰، الإنصاف ص۲۹، زوابع في وجه السنة ص۲۲۰۔

۳۔ إعلام الموقعين ۲۸۵/۲، المدخل ص ۲۰۵ رقم ۲۴۹، مفتاح الجنة ص۸۴ رقم ۲۱۰، إيقاظ الهمم ص۱۰۳، مختصر المؤمل ص۵۷ رقم ۱۲۶۔

وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَّدَعَهَا لِقَوْلِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ. (۱)

''مسلمانوں (علماء) کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ جس شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی سنت واضح ہوجائے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کے قول اور فتوی کی بنا پر اسے چھوڑ دے۔''

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے تھے:

إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاضْرِبُوْا بِقَوْلِيَ الْحَائِطَ. (۲)

''جب رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث مل جائے تو میرا قول (فتوی) دیوار پر ماردو۔''

☆ اور امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

اَ لْاِتِّبَاعُ أَنْ يَّتَّبِعَ الرَّجُلُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ أَصْحَابِهٖ ثُمَّ هُوَ مَنْ بَعْدُ فِي التَّابِعِيْنَ مُخَيَّرٌ. (۳)

''اصل اتباع یہ ہے کہ آدمی رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی سنت اور آپ کے اصحاب سے منقول فتوی کی پیروی کرے اس کے بعد تابعین کے سلسلہ میں اسے اختیار ہے۔

☆ نیز امام احمد رحمہ اللہ اپنے پیروکاروں کو یہ بھی ہدایت دیتے تھے:

لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ شَيْئًا وَّ لَا تُقَلِّدُوْنِيْ وَ لَا تُقَلِّدُوْا فُلَانًا وَ فُلَانًا. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: مَالِكًا، وَالشَّافِعِيَّ، وَالْأَوْزَاعِيَّ، وَ لَا الثَّوْرِيَّ. وَ خُذُوْا مِنْ حَيْثُ أَخَذُوْا. (۴)

''میرا کوئی فتوی نہ لکھو، اور میری تقلید نہ کرو، اور فلاں فلاں کی تقلید نہ کرو۔ اور ایک

۱۔ إعلام الموقعين ۷/۱، ۲۸۲/۲، تحفة الأنام ص۴۰، ۶۱، إيقاظ الهمم ص ۵۸، ۱۰۳۔

۲۔ إعلام الموقعين ۲۸۲/۲، حجة الله البالغة ۱۵۷/۱، إيقاظ الهمم ص ۶۳، تحفة الأنام ص ۴۶۔

۳۔ إعلام الموقعين ۲۰۰/۲-۲۰۱، إيقاظ الهمم ص۱۱۳۔

۴۔ مختصر المؤمل ص۶۱ رقم ۱۴۴، إعلام الموقعين ۲۰۱/۲، حجة الله البالغة ۱۵۷/۱، إيقاظ الهمم ص ۱۱۳، زوابع في وجه السنة ص۲۲۰۔

روایت میں ہے کہ مالک، شافعی، اوزاعی اور ثوری -رحمھم اللہ- کی تقلید نہ کرو۔ اور جہاں سے ان لوگوں نے مسائل لئے ہیں وہیں سے تم بھی لو۔"

☆ شیخ عبدالقادر جیلانی (م۵۶۱ھ) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فَعَلَى الْمُؤْمِنِ اتِّبَاعُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَالسُّنَّةُ مَا سَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ الْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِلَافَةِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ. (۱)

"ہر مومن پر سنت اور جماعت کی پیروی کرنا لازم اور ضروری ہے۔ سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا طریقہ ہے، اور جماعت سے مراد وہ چیز ہے جس پر ائمہ اربعہ یعنی ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع اور اتفاق رہا ہے۔"

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م۱۱۷۶ھ) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فَإِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ بِسَنَدٍ صَالِحٍ يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَذْهَبِهِ وَ تَرَكْنَا حَدِيْثَهُ وَ اتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ أَظْلَمُ مِنَّا وَ مَا عُذْرُنَا يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (۲)

"اگر رسولِ معصوم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اطاعت وفرماں برداری ہم پر فرض ہے کی کوئی حدیث ہمیں صحیح سند سے مل جائے اور وہ اس کے مذہب کے خلاف ہو، اور ہم اس حدیث کو چھوڑ کر (امام کے) اس ظن وتخمین کی پیروی کریں تو ہم سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ اور بروز قیامت جب سارے لوگ رب العالمین کے سامنے جواب دہی کے لیے کھڑے ہوں گے تو ہمارا کیا عذر ہوگا؟"

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

☆☆☆

۱۔ غنیة الطالبین ص ۱۹۵۔

۲۔ حجة الله البالغة باب حكاية حال الناس قبل المائة الرابعة و بعدها ص۱۵۶، تاریخ أهل حديث علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ص ۱۱۴۔

مؤلف ایک نظر میں

نام : ابوصادق عاشق علی اثری (سلمه الله تعالیٰ و وفقه لکل خیر و وقاه من کل شر)

ولدیت : جناب گل حسن رحمہ اللہ

تاریخ ومقام پیدائش : ۱۲/اپریل ۱۹۵۱ء مقام تلسرڑی، سدھارتھ نگر (یوپی)

اہم مدارس و جامعات جہاں سے تعلیم حاصل کی:

(۱) مدرسہ شمس الہدیٰ، مہدیوا، سدھارتھ نگر، یوپی (۲) جامعہ عربیہ شمس العلوم سمرا، سدھارتھ نگر، یوپی (۳) جامعہ اثری دار الحدیث، مئو ناتھ بھنجن، یوپی (۴) عربی فارسی بورڈ، اتر پردیش سے عالم، فاضل دینیات، فاضل ادب، منشی اور کامل کے امتحانات پاس کئے۔

ممتاز اساتذہ:

(۱) مولانا عبدالعزیز اعظمی عمری رحمہ اللہ (۲) مولانا فیض الرحمٰن فیض مئوی رحمہ اللہ (۳) مولانا عظیم اللہ مئوی رحمہ اللہ (۴) مولانا محمد احمد اثری بستوی حفظہ اللہ (۵) مولانا مشتاق احمد شوق مئوی رحمہ اللہ (۶) مولانا محمد مصطفیٰ اسد مئوی رحمہ اللہ (۷) مولانا عبدالمبین منظر رحمہ اللہ (۸) مولانا عبدالعلیم ماہر حفظہ اللہ (۹) مولانا ابوالکلام احمد حفظہ اللہ (۱۰) مولانا امان اللہ خاں آزاد حفظہ اللہ

تدریسی اور دعوتی خدمات، نوعیت اور مدت کارکردگی:

(۱) ۱۹۷۲ء میں جامعہ اثریہ سے فراغت کے بعد تقریباً آٹھ سال اس میں تدریس کے ساتھ خطبات جمعہ، مئو اور اطراف میں دعوتی اور تبلیغی کام (۲) دہلی میں ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر کے قیام کے بعد ستمبر ۱۹۸۰ء سے تاہنوز تدریس، خطبات جمعہ اور کبھی کبھار تبلیغی اور دعوتی جلسوں اور سیمناروں میں شرکت اور مختلف مقالات اور مضامین کی تیاری۔

بعض تصانیف اور مقالے:

(۱) ''حقوق والدین قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں'' مطبوع (۲) خادم حرم نبوی شیخ احمد کی ''وصیت کی حقیقت'' (عربی سے ترجمہ) مطبوع (۳) ''سنتِ فجر - فضائل واحکام'' مطبوع (۴) ''فتاوی الصیام'' (عربی سے ترجمہ) غیر مطبوع (۵) ''ابوشحمہ بن عمر فاروق پر ایک بہتان اور اس کا جائزہ'' غیر مطبوع (۶) ''مسلمانوں کے باہمی حقوق'' غیر مطبوع (۷) ''بلوغ المرام، آثار السنن اور اعلاء السنن ایک تقابلی جائزہ'' غیر مطبوع (۸) ''حقوق والدین سے متعلق ضعیف اور موضوع روایات'' غیر مطبوع (۹) ''حقوق اولاد'' زیر تحقیق ونظر ثانی۔

موجودہ مصروفیات:

(۱) جنوری ۱۹۸۷ء سے ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی کی سکریٹری شپ (۲) سنٹر کے اعلیٰ تعلیمی ادارہ جامعہ اسلامیہ، سنابل، نئی دہلی میں تدریس (۳) وقتاً فوقتاً خطبات جمعہ